میثم قادری

برقُ المَلفُوظ

تصنیف

حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ

مرتب

محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی

شائع کردہ: مؤسّسہ مِرأۃُ الدَّعوۃِ الاسلامیہ پیلی بھیت شریف الہند

۱۔ مقالات طیب (اول دوم)
۲۔ ارشادات بلگرامی
۳۔ وہابیہ غیر مقلدین سے چند اہم سوالات (قسط اول تا پنجم)
۴۔ مقالات قادری
۵۔ حاتم اصم کے وصایا مقدسہ
۶۔ ائمہ اربعہ کے ایمان افروز واقعات۔
۷۔ ارکان اسلام
۸۔ جمعہ کی اذان ثانی اور مسئلہ اقامت
۹۔ وعدہ خلافی کا شرعی حکم
۱۰۔ مضامین حنفیہ
۱۱۔ چند اہم مسائل
۱۲۔ دینیات
۱۳۔ سوانح طیب
۱۴۔ تقلید شخصی قرآن وحدیث کی روشنی میں
۱۵۔ ارشادات امام غزالی
۱۶۔ ارشادات امام قشیری
۱۷۔ فرمودات شیخ جیلانی
۱۸۔ اولیاء اللہ کے ایمان افروز واقعات

ملنے کے پتے

قادری کتاب گھر، اسلامیہ مارکیٹ نومحلّہ بریلی شریف {یوپی}
دارالعلوم غریب نواز، خانیہ بندھا، جے پور {راجستھان}

بموقعۂ جشن صد سالہ کنزالایمان فی ترجمۃ القرآن ۱۴۳۰ھ

الملفوظ پر کیے گئے سات اعتراضات کے مدلل جوابات

مسمّی بنام تاریخی

بَرق المَلفُوظ

۱۳۸۹ھ

تصنیفِ لطیف

حامی سنن ماحی فتن، ضیغم اسلام وسنیت اطیب العلماء
حضرت علامہ مفتی ابوطاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ
صدیقی داناپوری ثم پیلی بھیتی مفتی جاورہ رتلام (ایم. پی.)

تلخیص و تسھیل و ترتیب
محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی
موبائل 9719703910

شائع کردہ:

مؤسّسۂ مِرأۃ الدَعوۃِ الاسلامِیَہ

گُلَڑیا، سکولہ، پیلی بھیت شریف یو پی
Contact at : Islamic Invitation Mirror,
Cularia Sakola, Pilibhit-262001 (U.P.) India

Prise Rs. 15/-

سلسلۂ مطبوعات نمبر ۴۱

نام کتاب	الملفوظ کا قصاص-------------۱۳۸۹ھ
المعروف	برق الملفوظ -------------۱۳۸۹ھ
نام مصنف	حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ
تلخیص و تسہیل	محمد عبد الرشید قادری پیلی بھیتی
تصحیح	حضرت مولانا محمد جابر خان مصباحی جامعہ اشرفیہ مبارکپور
"	قاری محمد امداد قادری بریلوی امام مدینہ مسجد فیض گنج، بدایوں
تعداد اشاعت	دو ہزار---------------(2000)
سن طباعت	۱۴۳۰ھ----------------۲۰۰۹ء
کتابت وطباعت	محمد اطہر خان نوری کمپیوٹرس محلہ بھورے خاں، پیلی بھیت موبائل 9319608197, 9358116293

❀❀❀❀❀❀❀❀❀

ایمان وعقائد کی حفاظت اور دینی مسائل وفوائد جاننے اور سمجھنے کے لئے اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں اور اپنے اہل وعیال کو کرائیں۔ نیز اپنی لڑکیوں کو جہیز میں دنیوی ساز وسامان کے ساتھ ساتھ دینی کتب ورسائل جیسے سنی بہشتی زیور، اسلامی اخلاق وآداب، جنتی زیور، بہار شریعت کا جہیز ایڈیشن، نمازیں اور دعائیں، دینیات، پنج سورۂ رضویہ وغیرہ بھی دیں۔ کیونکہ یہ انکی دنیا وآخرت کے لئے مفید اور آپ کے لئے صدقۂ جاریہ ہوگا..... منجانب محمد فیض احمد القادری

عرض مرتب

قارئین کرام! فقیر قادری جس طرح ۱۹۹۱ء سے حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ کے قلمی و علمی سرمائے کی تلاش و جستجو میں لگا ہوا ہے۔ اسی طرح اس کو مناسب تلخیص و تسہیل اور مقتضائے وقت کے تحت مختلف مراحل سے گزر کر اس کی نشر و اشاعت میں بھی مصروف ہے۔ حالانکہ یہ نہایت ہی مشکل اور دشوار کن کام ہے۔ بالخصوص ایسی شکل میں کہ آپ کے فرزندگان و تلامذہ سے لیکر مریدین تک کسی کی بھی کوئی توجہ نہیں۔ حتّٰی کہ بعض مریدین کو جب ہم نے اس طرف متوجہ کیا اور اس اہم خدمت کی دعوت دی تو انہوں نے ایسی بے توجہی کا مظاہرہ کیا کہ جس کی ہم ان سے توقع بھی نہیں کر سکتے تھے۔ مگر پھر بھی ہماری محنت رائیگاں نہیں گئی بلکہ بفضلہٖ تعالیٰ، کافی حد تک کامیابی ملی اور مخلص احباب نے ہر موڑ پر ہمارا ساتھ دیا۔ یہی وجہ ہے کہ دیگر کئی موضوعات پر کام ہونے کے باوجود مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے کئی رسائل و ہینڈ بل شائع کئے جا چکے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

زیر نظر رسالہ بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس میں دیوبندیوں کی طرف سے ملفوظ شریف پر کئے گئے اعتراضات کا دندان شکن اور منہ توڑ جواب دے کر مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے اُن کو اپنی معتبر کتابوں کے حوالوں سے وہ آئینہ پیش کیا ہے کہ جس کو دیکھ کر پوری دیوبندیت بدحواس ہو کر آئینہ ہی کو توڑنا چاہتی ہے۔ لیجئے پڑھئے اور قدم قدم پر احقاق حق و ابطال باطل کا جلوہ دیکھئے۔

فقیر محمد عبدالرشید قادری پیلی بھیتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

الملفوظ شریف جس کے چار حصّے ہیں یہ اعلیٰحضرت امام اہلسنت مجدد اعظم دین وملت مولانا شاہ احمد رضا خاں فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ کے وہ افاضات وافادات ہیں جو زبانی سوالات واستفسارات کے جواب میں فرمائے گئے۔ ان میں شریعت وطریقت وحقیقت ومعرفت کے وہ وہ جواہر ویواقیت ملیں گے جو برسوں خدمات اور کتب بینی سے بھی حاصل نہ ہوں وہ وہ مسائل ملیں گے جن میں مشاہیر علمائے کرام مدتہائے دراز تک غلطاں و پیچاں رہے پھر بھی حل نہ کر سکے مگر الملفوظ میں باتیں کرتے کرتے حل فرمادیا اس کے جامع شہزادۂ اعلیٰ حضرت مقتدائے اہلسنت مرشد برحق مفتی اعظم ہند دامت برکاتہم العالیہ ہیں۔ اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر ان اکرامات الٰہی وانعامات رسالت پناہی کو دیکھ کر ابلیس لعین کی طرح حسد سے جل مرنے والے وہابیوں دیوبندیوں نے استفادہ و استفاضہ کے الملفوظ شریف پر کچھ اعتراضات کئے ہیں فقیر سگِ بارگاہ رضوی منتظر تھا کہ خلفاء وتلامذہ اعلیٰ حضرت اور شہرت یافتہ واعظین ومقررین اس کی طرف توجہ فرمائیں گے مگر افسوس کہ ایسا نہیں ہوا فقیر اپنی بے عملی و بے مائیگی اور ابنائے زمانہ کے رشک وحسد کے خوف

سے ایک مدت تک خاموش رہا مگر ان کی طرف سے بھی کوئی مضمون یا فتویٰ نظر سے نہیں گزرا۔ مرشدی مفتی اعظم دام ظلہم العالی سے غلامی اور شیر بیشہ اہلسنت حضرت مولانا محمد حشمت علی خانصاحب لکھنوی ثم پیلی بھیتی علیہ الرحمۃ کی شاگردی و کفش برداری کی نسبت کی غیرت نے خاموش نہ رہنے دیا اور جیسا کچھ جواب دیا جاسکا پیش نظر ہے۔ فقیر حقیر کو علمیت کا کوئی دعویٰ نہیں علمائے کرام ایک بے مایہ کے سرمایہ پر اصلاح کی نظر سے توجہ فرمائیں کرم سے کام لیں غلطی ہو تو اصلاح فرمائیں اور فقیر حقیر کو تنبیہ کریں، فقیر ممنون کرم ہوگا۔

الا اے خرد مند فرخندہ خو   ہنر مند نشیند ام عیب جو

چو حرفے پسند آیدے از ہزار   بمردی کہ دست از لعنت بدار

فقیر ابو طاہر محمد طیب صدیقی قادری رضوی داناپوری
ثم پیلی بھیتی مفتی شہر جاورہ ضلع رتلام ایم پی

نوٹ: ہمارے سنی بھائی اگر یہ رسالہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں منگا کر اپنے احباب و متعلقین میں تقسیم کریں تو اجر عظیم کے مستحق ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

ملنے کا پتہ:

مؤسسہ مرآۃ الدعوۃ الاسلامیہ گلوڑیا، سکولہ، پیلی بھیت شریف

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسائل میں:-

سوال اوّل {۱}

ملفوظ شریف جلد سوم صفحہ ۸ پر ارشاد ہے کہ قرآن عظیم کی حفاظت کا وعدہ فرمایا گیا اگرچہ معانی ان الفاظ کے ساتھ ساتھ ہیں لیکن ان معانی کا علم ہونا کیا ضرور نبی کلام الٰہی سمجھنے میں بیانِ الٰہی کا محتاج ہوتا ہے۔ثم ان علینا بیانہ اور یہ ممکن ہے کہ بعض آیات کا نسیان ہوا ہو۔الاماشاء اللہ، اس عبارت کا کیا مطلب ہے؟ وہابی اس پر اعتراض کرتے ہیں اور توہین آمیز بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضور کو محتاج بتایا اور دوسرا اعتراض کرتے ہیں کہ نسیان بعض آیات کا بتایا تو یہ کس صورت میں صحیح ہے؟

جواب سوال اول {۱}

خدا ہی کا محتاج تو کہا بالکل درست اور حق کہا کسی مخلوق کا محتاج تو نہیں کہا ساری مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کی محتاج ہے وانتم الفقراء سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی اللہ تعالےٰ کے بندے اور اس کے رسول ہیں رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہونا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ حضور اپنی ذات کے اعتبار سے خدا کی مخلوق اور خدا کے محتاج ہیں جب حضور وجود ذات میں خدا کے محتاج ہیں کہ اس نے پیدا کیا تو پیدا ہوئے، نہیں پیدا کرتا تو نہیں پیدا ہوتے پھر صفات کا کیا کہنا کہ صفات تو ذات ہی پر مرتب ہوتے ہیں، یہ کہنا قطعاً یقیناً ایماناً صحیح و درست ہے کہ نبی کلام الٰہی سمجھنے میں وحی الٰہی و بیان خدا کا محتاج ہوتا ہے،

قرآن عظیم میں ہے وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الاوحی یوحی (النجم) یعنی اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر وحی جو انہیں کی جاتی ہے (ترجمہ رضویہ) اس آیت سے ثابت ہوا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیانِ خدا کے محتاج ہیں اور حضور اقدس علیہ الصلاۃ والسلام کا بیان وحی الٰہی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے پیارے کلام میں فرماتا ہے لا تحرک به لسانک لتعجل به ان علینا جمعه و قراٰنه فاذا قرئناه فاتبع قراٰنه ثم ان علینا بیانهٗ (القیامه ۱۶ تا ۱۹) یعنی تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو بیشک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھانا ہمارے ذمہ ہے تو جب ہم اسے پڑھ چکیں اس وقت اس پڑھے ہوئے کی اتباع کرو پھر بیشک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے۔ (ترجمہ رضویہ) ان آیات کریمہ سے ثابت ہوا کہ خود سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیانِ خدا کے حاجت مند ہیں بلکہ خود اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی فرما دیا کہ قرآن پڑھانا اور اس کا بیان سکھانا بھی ہمارے ہی ذمہ ہے، اگر نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان خدا کے محتاج نہ ہوتے تو قرآن کا پڑھانا اور اسکی باریکیوں کا سکھانا خدا نے اپنے ذمہ کیوں لیا؟ کیا خدا بھی معاذ اللہ فضول کلام کرتا ہے؟ وہابیوں دیوبندیوں کی عجیب جہالت ہے کہ ان جاہلوں کو خود قرآن عظیم کے ارشاد میں توہین نظر آ رہی ہے۔

مگر اسمٰعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان میں، قاسم نانوتوی نے تحذیر الناس میں، رشید احمد گنگوہی و خلیل احمد انبہٹی نے براہین قاطعہ میں اشرف علی

تھانوی نے حفظ الایمان میں محمود الحسن دیوبندی نے جہد المقل، مرثیہ گنگوہی میں انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی بارگاہوں میں ہزارہا گستاخیاں بے ادبیاں دریدہ دہنیاں کیں یہ سب بشیر مادر؟ ان میں توہین اور گستاخیاں نظر نہیں آئیں، دیوبندی وہابی ان گستاخوں کی محبت میں اندھے گونگے بہرے ہوں تو ہوں مگر عرب وعجم کے علمائے اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے ان پر نامزد کفر وارتداد کا بالاتفاق فتویٰ صادر فرمایا ملاحظہ ہو۔ حسام الحرمین علی منحر الکفر والمین والصوارم الهندیہ علی ذکر شیاطین الدیوبندیہ وغیرہا رسائل وفتاویٰ علمائے اہلسنت۔

علاوہ بریں وہابیہ دیوبندیہ کیا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا محتاج ہونا نہیں مانتے بلکہ مستقل موجود بالذات مانتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو ان کے کفر وارتداد میں ایک اور اضافہ ہوا کیوں کہ مستقل اور موجود بالذات علمائے اسلام کے نزدیک صرف خدا ہے۔قیوم اس کے اسمائے حسنہ سے ہے۔سارا عالم مخلوق خدا ہے۔اس میں نبی اور غیر نبی کی کوئی خصوصیت نہیں سب خدا ہی کے پیدا کئے ہوئے ہیں قرآن عظیم میں ہے۔یا ایها الناس اعبدوار بکم الذی خلقکم والذین من قبلکم لعلکم تتقون (البقر ۲۱)

اے لوگو! اپنے رب کو پوجو جس نے تمہیں اور تم سے اگلوں کو پیدا کیا یہ امید کرتے ہوئے کہ تمہیں پرہیزگاری ملے (ترجمۂ رضویہ) دیوبندیوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کو مستقل اور موجود

بالذات اور خدا کا محتاج نہ مان کر توحید باری کی ہزاروں آیتوں کا انکار کیا حالانکہ ایک ہی آیت بلکہ قرآن عظیم کے ایک حرف کا انکار کفر ہے تو ہزاروں آیات کریمہ کا انکار کتنا بڑا کفر وارتداد ہوگا۔ یہ سب اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے محض عداوت وحسد کا نتیجہ ہے کہ وہابی دیوبندی قرآن کا انکار کر کے جہنم کے کندے بنے۔ کذالک العذاب ولعذاب الاخرۃ اکبر لوکانو یعلمون (القلم ۳۳) واللہ ورسولہٗ اعلم جل جلالہٗ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم۔

سوال اول کے ضمنی سوال کا جواب: سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے بعض آیات کریمہ کے نسیان کا امکان تو خود قرآن کریم کے نص صریح سے ثابت ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے سنقرئک فلاتنسی الاماشاء اللہ (الاعلیٰ ۶) یعنی اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے مگر جو اللہ چاہے (ترجمہ رضویہ) اگر وہابی دیوبندی اس امکان نسیان کا انکار کرتا ہے تو وہ خود کافر ومرتد ہے اگرچہ ہم اہلسنت کے نزدیک ہر ممکن کا وجود خارجی ضروری نہیں، اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ اللہ ورسول اور قرآن وحدیث ہے ان پر اعتراض براہ راست اللہ ورسول اور قرآن وحدیث پر اعتراض ہے۔ دیکھا کس طرح وہابیوں دیوبندیوں کو کافر ومرتد بننا پڑا۔ کذالک یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار (المؤمن ۳۵) والعیاذ باللہ العزیز الغفار واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

سوال دوم {۲}

الملفوظ حصّہ سوم صفحہ ۲۶ پر حضور کی قبر مبارک میں ازواج مطہرات کا پیش ہونا لکھا ہے اس پر وہابیہ دیوبندیہ اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ غلط ہے کہ اس میں توہین ہے۔

جواب سوال دوم {۲}

وہابی دیوبندی جاہل ہیں کہ ان کو ایمان کفر اور کفر ایمان نظر آتا ہے ان جاہلوں کے غلط کہہ دینے سے کوئی مسئلہ غلط نہیں ہو جائیگا ع الناس اعداء لماجهلوا :: اگر کچھ علم ہوتا تو علامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شرح مواہب لدنیہ ہی دیکھ لیتے مگر وہابی دیوبندی اپنی عادت سے مجبور ہیں کہ خود اپنی جہالت پر اکڑتے ہیں ملاحظہ ہو علامہ مذکور مرحوم و مغفور اپنی شرح مواہب لدنیہ جلد ششم صفحہ ۱۶۹ میں فرماتے ہیں (انه عليه السلام هو فى قبره رسول الله ابد الآباد) اى فى جميع الازمنة الصادق بمابعد موته الى قيام الساعة (على الحقيقة لاالمجاز) لحياته فى قبره يصلى فيه باذان واقامة قال ابن عقيل الحنبلى ويضاجع ازواجه و يستمتع بهن اكمل من الدنيا و خلف على ذلک و هو ظاهر لا مانع منه یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وصال کے بعد اپنی قبر میں حقیقی طور پر مجاز کے شائبہ کے بغیر زندہ ہیں، قیام قیامت تک تمام زمانوں میں بلکہ ابد الآباد تک اللہ کے رسول ہیں کیونکہ وہ اپنی قبر میں زندہ ہیں اذان واقامت

کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں امام ابن عقیل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس پر اضافہ فرمایا کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم دنیا سے زیادہ کامل طور پر اپنی بیویوں سے شب باشی (رات گزارنا) اور ان سے تمتع فرماتے ہیں امام ابن عقیل نے اس عقیدے پر حلف شرعی اٹھائی اور امام زرقانی نے اس کو مقرر رکھا اور اسکی تصدیق کرتے ہوئے فرمایا ھو ظاھر لامانع منہ اور وہ یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اپنی بیویوں سے شب باشی اور استمتاع (فائدہ حاصل کرنا) فرمانا بالکل ظاہر ہے اس سے کوئی ممانعت نہیں۔ علاوہ بریں جب دنیوی زندگی میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ازواج مطہرات کا پیش ہونا اور ان سے شب باشی فرمانا توہین نہیں تو اب جبکہ اس دنیوی زندگی سے بدرجہا زائد طاقتور آخرت کی زندگی ہے کیسے توہین ہوسکتا ہے۔ ولکن الوھابیۃ والدیوبندیہ قوم لاَ یعقلون۔

منہ اٹھا کر غلط اور توہین بک دینے سے غلط اور توہین نہیں ہو جائیگا اگر ہمت ہوتی تو برائے نام بھی غلط اور توہین ہونے کا ثبوت دیا ہوتا کیونکہ غلط اور توہین ہونے کا دعویٰ تمہارا ہے، یہ وہابیوں دیوبندیوں کی عقل ہے کہ دعویٰ موجود اور ثبوت غائب؟ اس سے وہابیوں دیوبندیوں کا علم میں یتیم ہونا ظاہر ہے واللہ رسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

سوال سوم {۳}

الملفوظ شریف حصہ چہارم صفحہ ۲۷

عرض اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ختم اللہ لاغلبن اناورسلی (المجادلہ ۲۱) تو بعض انبیاء شہید کیوں ہوئے۔

ارشاد: رسولوں میں سے کون شہید کیا گیا انبیاء البتہ شہید کے گئے رسول کوئی شہید نہ ہوا ایقتلون النبیین فرمایا گیا نہ کہ یقتلون الرسل "اس آیت میں اعلیٰ حضرت نے قرآن پاک میں تحریف کی اور یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت نے بالکلیہ رسولوں کی شہادت کا انکار کیا ہے اور وہابیہ دیوبندیہ رسولوں کی شہادت میں یہ آیات پیش کرتے ہیں۔ افکلما جاء کم رسولٌ بما لاتھوٰی انفسکم استکبر تم ففریقاً کذبتم و فریقاتقتلون (پارہ ۱ رکوع ۱۱) دوسری آیت یہ پیش کرتے ہیں قل قدجآء کم رسل من قبلی بالبینٰت وبالذی قتلتم فلم قتلتمو ھم ان کنتم صٰدقین (پارہ ۴ رکوع ۱۰) تیسری آیت کلما جاء ھم رسولٌ بما لا تھوٰی انفسھم فریقاً کذبواوفریقا یقتلون (پارہ ۶ رکوع ۱۴) ان آیتوں کو رسولوں کی شہادت میں پیش کرتے ہیں ان آیتوں کا کیا مطلب ہے؟ رسولوں کی شہادت ہوئی کہ نہیں؟ یا صرف نبیوں کی ہی شہادت ہوئی؟

جواب سوال سوم {۳}

الملفوظ شریف میں کتابت کی غلطی سے کتب اللہ کی جگہ ختم اللہ، چھپ گیا ہے اکثر کاتب حافظ تو ہوتے نہیں جو اس کتابت کی غلطی کی طرف توجہ ہوتی اور تاجران کتب یوہیں چھپواتے رہے اس لئے کتابت کی یہ غلطی یوں ہی چلتی رہی اگر معاذ اللہ تحریف قرآن مقصود ہوتا تو سیکڑوں مرتبہ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ترجمے والا قرآن چھپا اُس میں بھی ''کتب اللہ'' کی جگہ 'ختم اللہ' ہی ہوتا مگر وہیں کے چھپے ہوئے مختلف ایڈیشنوں میں بھی ایسا نہیں بلکہ صحیح کتابت کے ساتھ کتب اللہ، ہی ہے اس سے اچھی طرح واضح ہو گیا کہ یہ کتابت کی غلطی تھی اور جب کتابت کی غلطی تسلیم کر لی گئی تو اس کو خواہ مخواہ قصد وارادہ پر محمول کر کے تحریف القرآن کا مرتکب بنانا ظلم عظیم ہے اس حرکت خبیثہ سے دیوبندیوں کی بارگاہ رسالت میں سخت گستاخی اور شدید توہین اور اسکی وجہ سے ان پر نام بنام کفر وارتداد کا فتویٰ اٹھ نہ جائے گا ملاحظہ ہو حسام الحرمین والصوارم الہندیہ وغیرہ۔

ملفوظ شریف کے اس ارشاد میں رسولوں کی شہادت کا انکار کیا گیا ہے اور ثبوت میں جو دلیل پیش کی گئی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن عظیم میں یقتلون النبیین آیا ہے۔اس سے انبیاء کا شہید ہونا معلوم ہوتا ہے اور قرآن عظیم میں کہیں ایسا نہیں آیا کہ یقتلون الرسل'' اگر وہابیوں

دیوبندیوں میں کچھ بھی غیرت وحیا ہوتو وہ قرآن عظیم میں دکھائیں کہ کہاں! کس پارے!! کس رکوع! کس آیت میں ''یقتلون الرسل'' لکھا ہے۔ ہمارا اعلان ہے کہ کوئی دیو کا بندہ، کوئی شیطان کا چیلہ، ایسی کوئی آیت ہرگز نہیں دکھا سکتا ھاتو ابرھا نکم ان کنتم صادقین۔

بنابریں اگر فرمایا گیا کہ کوئی رسول شہید نہیں کیا گیا تو بالکل ٹھیک ہے اگر رسول کو بھی شہید مانا جائیگا تو قرآن عظیم کے اس فرمان کے خلاف ہوگا کہ وہ فرماتا ہے ''کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی'' (المجادلہ ۲۱) دیوبندیہ جب رسولوں کا بھی شہید ہونا مانتے ہیں تو ان کو اس آیت کریمہ کا جواب دینا پڑیگا کہ الضد ان لا یجتمعان (دوضدیں جمع نہیں ہوسکتیں) اگر جواب نہ دے سکیں تو انکار کرنا پڑیگا اور انکار آیت قرآنی کفر ہے اور اگر یہ لوگ دونوں ضدوں اور اختلافوں کو بیک وقت مانتے ہیں کہ رسول قتل بھی ہوئے اور غالب ومنصور بھی رہے تو یہ عقلاً محال ہے کہ مقتول غالب ومنصور نہیں اور غالب ومنصور مقتول نہیں، حالانکہ قرآن عظیم میں اختلاف ہرگز نہیں ہوسکتا اور اختلاف ماننے والا اس آیت کریمہ کا انکار کرتا ہے۔ قرآن عظیم میں ہے لوکان من عند غیر اللہ لو جدوافیہ اختلافا کثیرا (النساء ۸۲) غرض کفروارتداد وہابیوں دیوبندیوں کے لئے عذاب الٰہی کی طرح گلے کا ہار ہوکر رہ گیا ہے کہ ہزاروں ہاتھ پاؤں مارتے ہیں مگر چھٹکارا نہیں ملتا اور مجدد اعظم فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جو اعتراض کرتے ہیں وہ اعتراض خود کفروارتداد بنکر انہیں کے

گلے پڑتا ہے خود اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ؎

چوں براند برودر برور باز آید
مگس کفر بود خالِ رُخِ وہّابی

سوال میں جو آیات کریمہ پیش کی گئی ہیں جن سے دیوبندی ثابت کرتے ہیں کہ رسول بھی شہید ہوئے اور اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام قائم کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول کی شہادت کا انکار کر کے ان آیات کریمہ کا انکار کیا جو کفر ہے۔ دراصل یہ اعتراض ہی دیو کے بندوں کا ایک جدید کفر ہے کیونکہ رسول کو شہید ماننے میں قرآن عظیم کی تحریف معنوی و تکذیب لازم آتی ہے جو خود کفر ہے۔ اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر دیانبہ ملاعنہ کفر ثابت کرنے چلے تھے خود ان کا کفر نکل آیا ؎

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

اس لیئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کتب الله لا غلبن انا ورسلی ان الله قوی عزیز (المجادلہ ۲۱) یعنی اللہ لکھ چکا کہ میں ضرور غالب آؤں گا اور میرے رسول، بیشک اللہ قوت والا عزت والا ہے اور فرماتا ہے ولقد سبقت کلمتنا لعباد نا المرسلین انهم لهم المنصورون (الصّٰفّٰت ۱۷۱ تا ۱۷۲) اور بیشک ہمارا کلام گزر چکا ہے ہمارے بندوں مرسلین کے لئے کہ بیشک انہیں کی مدد ہوگی اور فرماتا ہے انا لننصر رسلنا (المؤمن ۵۱) بیشک ضرور ہم اپنے رسولوں کی مدد کریں گے ان آیات کریمہ میں غلبہ نصرت کو کسی قید کے ساتھ مقید نہیں فرمایا بلکہ مطلق رکھا گیا ہے اور اصول کا مسلمہ

مسئلہ ہے۔ المطلق یجری علیٰ الطلاقه یعنی مطلق اپنے اطلاق پر جاری رہے گا۔ قرآن عظیم کے اطلاق میں اپنی طرف سے قید لگانے یا استثنا کرنے کا کسی کو کوئی حق نہیں اگر آیات مذکورہ فی السوال سے بقول دیوبندیہ رسولوں کو بھی شہید مان لیا جائے گا تو ان آیات کریمہ میں تاویل کرانی پڑیگی یا تکذیب اب وہابیہ دیوبندیہ بتائیں کہ رسولوں کو شہید مان کر خود ہی ان آیات کریمہ کے بیجا مئول اور بصورت دیگر منکر و مکذب ہوئے یا نہیں؟ ہوئے اور ضرور ہوئے اور منکر آیات کریمہ یقیناً کافر و مرتد ہے تو وہابیہ دیوبندیہ نے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین وملت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کر کے اپنے کفر وارتداد میں ایک اور اضافہ کر لیا یا نہیں؟ یہ ہے حسد سے اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر اعتراض کرنے کا نتیجہ؟ سچ فرمایا

چوں براند برو ودر برور باز آید
مگس کفر بود خالِ رُخِ وہّابی

وہابیوں دیوبندیوں نے جو آیات کریمہ اپنی بے علمی سے رسولوں کی شہادت پر پیش کی ہیں ان سب میں قتل جن کے ساتھ منسوب ہے ان میں انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام ہی مراد و مقصود ہیں اور یہی تمام مفسرین کرام بھی فرما رہے ہیں کیونکہ آیت کریمہ میں قتل کے ساتھ جو مثال دیتے ہیں تو سب کے سب انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام ہی کے نام تحریر فرماتے ہیں اور رسولوں میں سے کسی کا نام نہیں لکھتے، ملاحظہ ہو خازن و مدارک و

معالم وروح البیان وجلالین و بیضاوی وحسینی وتفسیر کبیر و در منشور وصاوی و جمل وغیرہ اختصاراً عبارات نہیں لکھی گئیں اور یہی وجہ ہے کہ قرآن عظیم میں بھی قتل ہونا صراحتاً انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام ہی کی طرف منسوب کیا گیا یعنی یقتلون النبیین فرمایا گیا اور یقتلون الرسل ’’نہیں کہا گیا اور بصورت دیگر آیات کریمہ میں اختلاف لازم آتا ہے کیونکہ ایک جگہ تو فرمائے کہ میں اور میرے رسول ضرور غالب آئیں گے ہمارے رسول منصور ہیں اور دوسری جگہ کہے رسول قتل کئے گئے دونوں باتیں کیسے درست ہونگی کیوں کہ جو شخص غالب اور منصور ہے وہ مغلوب ومفتوح کیسے ہوگا یہ اجتماع ضدین اور بداہت عقل کے خلاف ہے، آیات کریمہ میں سچی جھوٹی ماننا دیوبندیوں کا مذہب ہے کیوں کہ ان کے نزدیک خدا کا جھوٹا ہونا اور کاذب ہونا کوئی عیب نہیں، ملاحظہ ہو جہد المقل حصہ اول صفحہ ۷۷، اسی وجہ سے دیانۃً ملاعنہ کافر مرتد ہیں مگر ہم اہلسنت بحمدہٖ تعالیٰ قرآن عظیم میں اختلاف وتضاد نہیں مانتے بلکہ سارے قرآن عظیم پر ایمان رکھتے ہیں دیوبندی وہابی خود بتائیں کہ کیا مقتول کو غالب ومنصور کہا جا سکتا ہے؟ اور کیا غالب ومنصور بھی مقتول ہوسکتا ہے؟ اگر وہابی دیوبندی رسول کو بھی مقتول وشہید مانتے ہیں تو وہ آیات مذکورہ بالا کا کیا جواب دیں گے؟ یہ لوگ شاید یہ کہہ کر بھاگ کھڑے ہوں کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے۔

مگر ہم اہلسنت اس عقیدے کو کفر وارتداد جانتے ہیں ہمارے نزدیک اس اختلاف اور اجتماع ضدین سے بچنے اور قرآن عظیم کے فرمان

پر ایمان قائم رہنے کی یہی صورت ہے کہ آیات مذکورۂ فی السوال میں ایسی تاویل کریں جس سے ثابت ہو کہ شہید ہونے والے حضرات صرف انبیائے کرام ہی ہیں علیہم الصلاۃ والسلام جیسا کہ قرآن عظیم کے نص صریح میں ہے کہ یقتلون النبیین بغیر الحق اور یہی تمام مفسرین کرام بھی فرماتے ہیں یا عموم مجاز کے طور پر رسول کے ایسے عام معنی مراد لئے جائیں جو نبی کو بھی شامل ہو، تا کہ شہید ہونے کی نسبت صرف انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام ہی کی طرف کیجائے اور غلبہ ونصرت عام بلاقید، رسل کرام کے لئے رہ جائے اسی بنا پر تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے بھی اکثر آیتوں میں پیغمبروں کے دوفریق کردئے ہیں کہ ففریقا کذبتم و فریقا تقتلون (البقر ۸۷) یا فریقا کذبوا وفریقا یقتلون (المائدہ ۷۰)) ان دونوں آیتوں میں ففریقا کذ بتم اور فریقا کذبوا، سے مرسلین کرام مراد ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے غلبۂ مطلق اور نصرت عام کا اعلان فرمایا کہ کتب اللہ لا غلبن انا و رسلی اور انہم لھم المنصورون اور انا لاننصر رسلنا اور فریقا تقتلون و فریقا یقتلون میں فریقا سے بعض انبیاء کرام مراد ہیں جو شہید کئے گئے۔ اور تمام مفسرین کرام بھی یہی بتاتے ہیں اگر یہ نہ مانا جائے تو پھر آیات مذکورۂ بالا معاذ اللہ ایک دھوکے کا اعلان رہ جائیں گی، جن کی کوئی اصلیت نہیں یا ان آیات کریمہ کا انکار کرنا پڑے گا جو کفر وارتداد ہے یہ کفر و ارتداد دیو بندیوں ہی کو مبارک رہے کہ بعض آیات کریمہ پر ایمان بتاتے ہیں اور بعض آیات کریمہ سے کفر کرتے ہیں اور افتؤمنون ببعض الکتب

و تکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذالک منکم الاخزی فی الحیٰوۃ الدنیا ویوم القیامۃ یردون الی اشد العذاب (البقر ۸۵) کے مصداق بنتے ہیں اور ہم اہلسنت الحمد اللہ اس خباثت سے بالکل پاک اور بری ہیں کہ قرآن عظیم کی کسی آیت کو مانیں اور کسی کو جھٹلائیں یا قرآن پاک میں اختلاف و تضاد تسلیم کریں والعیاذ باللہ تعالیٰ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

سوال چہارم {۴}

الملفوظ شریف حصہ چہارم صفحہ ۸۷ پر ہے جب مجمع ہوا کفار کا مدینہ طیبہ پر کہ اسلام کا قلع قمع کر دیں غزوہ احزاب کا واقعہ ہے رب عز و جل نے مدد فرمانا چاہی اپنے حبیب کی تو شمالی ہوا کو حکم ہوا جا اور کافروں کو نیست ونابود کردے اس نے کہا الحلائل لا یخرجن باللیل بیبیاں رات کو باہر نہیں نکلتیں فاعقمھا اللہ تعالی' تو اللہ نے اس کو بانجھ کر دیا اسی وجہ سے شمالی ہوا سے کبھی پانی نہیں برستا، وہابیوں نے اس پر یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ جرأت اور گستاخی ہے کہ احکم الحاکمین کی طرف ایسی بے سند بات منسوب کی جارہی ہے جس کا کسی معتبر روایت میں وجود نہیں کیا یہ بات بے سند ہے؟ اس پر وہابیوں نے دوسرا اعتراض یہ کیا ہے کہ کسقدر جرأت و بیباکی ہے کہ تکوینی طور پر اللہ تعالیٰ کسی چیز کو امر کریں اور اس سے کوئی بات چاہیں پھر نہ کرسکیں اور وہ شے سرتابی کرے قرآن پاک کا ارشاد تو ہے کہ اذاارادشیئاً ان یقول لہٗ کن فیکون اور خانصاحب کا ارشاد ہے کہ وہاں سے امر ہورہا ہے اور وہ نہیں پورا ہوتا یہ افترأ علی اللہ ہے۔

جواب سوال چہارم {۴}

وہابی دیوبندی تو دین و دیانت سے بالکل عاری ہیں بلکہ علم و عقل سے بھی کورے ہیں اصول فقہ کی ابتدائی کتابیں پڑھنے والا بچہ بھی جانتا ہے حکم کی بہت قسمیں ہیں فرض واجب فرض کفایہ سنت مؤکدہ، سنت غیر مؤکدہ، مستحسن، مستحب اور ہر ایک کے لئے احکام جدا ہیں جن کی تفصیلات اصول کی کتابوں میں موجود ہیں اور احادیث میں سب کو ادا کرنے کا حکم ملے گا سب سے وجوب اور فرض قطعی ہی مراد لے لینا جہالت ہے اور پھر اس پر اکڑنا عجیب حماقت ہے احادیث میں بلکہ قرآن عظیم میں بھی نماز و روزہ و خیرات کے نفلی احکام موجود ہیں نوافل ادا نہ کرنے والا اگرچہ ثواب سے محروم رہتا ہے مگر گنہگار ہرگز نہیں ہوسکتا شمالی ہوا کو جو حکم ملا تھا ہوسکتا ہے کہ وہ استحبابی ہو، اسی وجہ سے اسے نہ کرنے کی گنجائش نکل آئی۔ اس حکم استحبابی پر عمل نہ کرنا ہی اس کے مستحب ہونے کی دلیل ہے پھر بھی اس کو عقیم یعنی بانجھ کر دیا گیا اور برکت سے محروم ہوئی اور صبا نے اس حکم استحبابی پر عمل کر لیا ثواب اور برکت کی حقدار ہوئی۔

وہابیوں دیوبندیوں کو اگر ان کی بے علمی اور جہالت کی وجہ سے کسی معتبر کتاب میں روایت نہ ملے تو اس سے روایت کا معدوم ہونا لازم نہیں آتا کہ علم عدم و عدم علم میں بین فرق ہے۔ جہالت تو خود وہابیوں دیوبندیوں کی ہے اور اعتراض کریں مجدد اعظم محدث بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر۔ بریں عقل و دانش بباید گریست

وہابیو! دیوبندیو! تم بھی کیا یاد کرو گے۔ لو روایت کا پتہ ہم بتائے

دیتے ہیں۔ اور اپنے طواغیت سے پوچھو کہ یہ کتابیں معتبر ہیں یا نہیں اور اگر تم میں کچھ بھی علمیت ہو تو خود ہی کتابیں اٹھا کر دیکھ لو اور اپنی جہالت پر خود ہی لعنت کرو۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اپنی تفسیر[۱] در منثور جلد پنجم صفحہ ۱۸۵ میں اس روایت کو بیان فرماتے ہیں اور ساتھ ہی بہت سی روایتوں کے حوالے بھی دیتے ہیں فرماتے ہیں[۲] اخرج ابن جریر[۳]، و ابن ابی حاتم، والحاکم فی الکنی[۴]، و ابن مروویۃ[۵] و ابو شیخ[۶] فی العظمۃ، والبونعیم[۷] فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اور مدارج[۸] النبوۃ (جلد دوم صفحہ ۲۳۷) پر بھی یہ لائن شدہ روایت موجود ہے روایت مذکورہ کے یہ آٹھ حوالے ہوئے اندھوں کو اگر سورج نہ دکھے:-

تو اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا؟

اسی طرح اگر جاہلوں کو روایت نہ ملے تو روایت کا کیا قصور؟ سچ فرمایا کسی نے کہ الناس اعداء لما جھلوا :: اب دیو کے بندوں نے اپنی جہالت سے جتنے اعتراضات سوال چہارم میں کئے ہیں وہ سب اپنے منھ پر ماریں یا صحابی رسول ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو رسول اللہ ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں اور امام جلال الدین سیوطی و امام ابن جریر طبری و ابن ابی حاتم والحاکم و ابن مردویہ و ابو الشیخ و ابو نعیم و شیخ عبد الحق محدث دہلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اعتراض کر کے جہنم میں جائیں یہ ہے اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دشمنی کا نتیجہ اور رزلٹ؟

اور وہ بڑے دیو کے بندے تخلیق آدم علیہ الصلاۃ والسلام کی

روایت میں سردار ان ملائکہ جبریل و میکائیل و اسرافیل علیہم الصلاۃ والسلام کو کیا کہیں گے جبکہ ان ملائکہ کو علی الترتیب یکے بعد دیگرے حکم خدا ہوا تھا کہ آدم علیہ الصلاۃ والسلام کا پتلہ بنانے کے لئے زمین سے مٹی لاؤ یہ تینوں فرشتے نہ لائے مگر حضرت عزرائیل علیہ الصلاۃ والسلام لے آئے ملاحظہ ہو تفسیر عزیزی جلد اول صفحہ ۱۶۲، اب وہابی دیوبندی سوال والے سارے اعتراضات شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی پر کریں وہاں تو خیر شمالی ہوا تھی اور یہاں تو سرداران ملائکہ جبرئیل و میکائیل واسرافیل علیہم الصلاۃ والسلام ہیں ان پر دیوبندی کیا فتویٰ لگائیں گے خدا نفسانیت اور تعصب سے بچائے۔ قرآن عظیم میں ہے انا عرضنا الامانة على السموات والارض والجبال فابين ان يحملنها واشفقن منها و حملها الانسان، انه كان ظلوما جهولا (الاحزاب ۷۲) بیشک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا اور اس سے ڈر گئے اور آدمی نے اٹھالی بیشک وہ اپنی جان کو مشقت میں ڈالنے والا بڑا نادان ہے (ترجمہ رضویہ)۔ کیا وہابی دیوبندی اس کو بھی بے سند اور افترائعلی اللہ وغیرہ کہہ دیں گے اور قرآن کے منکر ہو کر کفر اختیار کریں گے۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

الٹی سمجھ کسی کی بھی ایسی خدا نہ دے :: دے آدمی کو موت پر یہ بدادا نہ دے

سوال پنجم {۵}

وہابی دیوبندی یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ملفوظ شریف حصہ دوم صفحہ ۶۳ پر ہے، توحید لفظ شرعی اصطلاح ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ ذات وصفات اور افعال سب کے لحاظ سے ایک ہے۔ جیسا کہ خود خانصاحب نے اسی صفحہ پر ظاہر بھی فرمایا ہے اس اصطلاح کو رسول کے لئے استعمال کرنا گستاخی ہے جبکہ اصطلاحی معنی ذات نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بن نہیں سکتے کیوں کہ وصف نبوت میں اور انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام بھی آپ کے شریک ہیں اور اگر اس اصطلاح سے اپنی مراد معنی ثابت کئے جائیں خواہ وہ حق ہی ہوں تو شرعی اصطلاح میں تلبیس ہو جاتی ہے جو شریعت کے بارے میں انتہائی گستاخی ہے اس کے متعلق کیا حکم ہے؟ صاف صاف مطلب ظاہر فرمایا جائے۔

جواب سوال پنجم {۵}

وہابیوں دیوبندیوں نے عبارت پیش نہیں کی اور اپنی عادت کے مطابق اصل عبارت میں چوہے کی طرح کتر بیونت کی ہے کیوں کہ چوہے اور وہابی کے عدد بھی تو ایک ہی ہیں اصل عبارت یہ ہے ''توحید دو ہیں ایک توحید الٰہی کہ اللہ ایک ہے، ذات وصفات واسماء وافعال واحکام وسلطنت کسی بات میں اس کا کوئی شریک نہیں لا اِلٰہ الا اللہ، لیس کمثلہ شئی۔ھل تعلم لہ سمیاھل من خالق غیر اللہ لا یشرک فی حکمہ احد الم یکن لہ فی

الملک اوردوسری توحید رسول کہ حضور اپنے جمیع صفات کمالیہ میں تمام عالم سے منفرد ہیں۔

منزہ عن شریک فی محاسنہ
فجوھرالحسن فیہ غیر منقسم

خلاصہ ایمان یہ ہے جو محقق دہلوی فرماتے ہیں۔

مخواں اوراخدااز بہر حفظ شرع و پاسِ دیں
وگر ہر وصف کش میخواہی اندر مدحش املا کن

اوران سے پہلے حضرت امام محمد بوصیری قدس اللہ سرہ الشریف فرما گئے

دع مادعتہ النصارٰی فی نَبِیِّھِم   واحکم بما شئت مدحافیہ واحتکم

وانسب الی ذاتہ ماشئت من شرف   وانسب الی قدرہ ماشئت من عظم

فا ن فضل رسول اللہ لیس لہ   حدفیعرب عنہ ناطق بفم

اتنی بات تو چھوڑ دے جو نصارٰی نے اپنے نبی کے بارے میں ادعا کیا (یعنی خدااور خدا کا بیٹا) اسے چھوڑ باقی حضور کی مدح میں جو کچھ تیرے جی میں آئے کہہ اور مضبوطی سے حکم لگا تو انکی ذات پاک کی طرف جتنا شرف چاہے منسوب کر اور ان کے مرتبۂ کریمہ کی طرف جتنی عظمت چاہے ثابت کر اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضل کی کوئی انتہا ہی نہیں کہ بیان کرنے والا کیسا ہی گویا ہوا سے بیان کر سکے"

اس عبارت میں اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لفظ توحید کو شرعی اصطلاح ہر گز نہیں فرمایا پوری عبارت آپ کے پیش نظر ہے، وہابیوں نے اپنی طرف سے عبارت بڑھا کر اس بڑھائی ہوئی عبارت پر اعتراض

کیا ہے یہ تو خود اپنے اوپر اعتراض کرنا ہوا اور مکاری سے اعلیٰحضرت قبلہ پر جمادیا۔ لعنۃ اللہ علیہم اجمعین۔ اس سے بڑھکر اور کیا خباثت ہوگی؟

اعلیٰ حضرت قبلہ نے ملفوظ کی اس عبارت میں کب لفظ توحید کو شرعی اصطلاح مانا ہے، اس لفظ کے شرعی اصطلاح ہونے کا دعویٰ دیوبندیوں کا ہے جو بلاثبوت ہے دیوبندیوں وہابیوں کا فرض تھا کہ اس لفظ کے شرعی اصطلاح ہونے کا ثبوت پیش کرتے مگر وہ تو نصیب دشمنان ہے قسمت کی لکھی ہوئی جہالت کہاں جاتی کہ دعویٰ موجود اور دلیل غائب؟ اس سے معلوم ہوا کہ وہابی اور جہالت لازم وملزوم ہیں اور دونوں میں چولی دامن کا ساتھ ہے علاوہ بریں جب توحید کے ساتھ رسول کی قید لگادی گئی تو کسی جاہل کو بھی توحید الٰہی کا گمان نہیں ہوسکتا مگر دیوبندی عجیب جاہل ہیں کہ توحید کی دو قسمیں بھی کی جارہی ہیں توحید الٰہی وتوحید رسول، مگر اندھوں کو اس میں گستاخی نظر آرہی ہے، اعلیٰ حضرت قبلہ نے اپنے دعوے کے ثبوت میں شیخ محقق محدث دہلوی اور علامہ شرف الدین حضرت امام محمد بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما کے اشعار پیش فرمائے ہیں، وہابی ان دونوں بزرگوں کو کیا کہیں گے؟ یا صرف اعلیٰحضرت قبلہ ہی سے دشمنی ہے؟ خوب یاد رہے کہ قصیدۂ بردہ شریف بارگاہ رسالت سے شرف قبولیت حاصل کرچکا ہے اور اس کے مصنف علامہ موصوف مرض فالج سے شفا اور انعام میں سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی چادر مبارک پاچکے ہیں ذرا ہوش کر کے اس پر منھ مارنا کہیں چہرہ نہ بگڑ جائے اور دانت نہ ٹوٹ جائیں کیوں کہ

تمام علمائے اسلام کے نزدیک قصیدۂ بردہ شریف مقبول تو ہے ہی دیوبندیوں کے نزدیک بھی محمود ومقبول ہے۔ ملاحظہ ہو عطر الوردہ، ملفوظ شریف میں اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی مبارک قصیدے کے ایک شعر سے استدلال کیا ہے وہ ایمان افروز دیوبندیت سوز شعر پھر ملاحظہ ہو۔ منزہ عن شریک فی محاسنہ

فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم

یعنی سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں تو جو جوہر آپ میں ہے وہ بے تقسیم ہے۔

کافروں مرتدوں اور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے دشمنوں سے حضور اقدس کی یہ عظیم الشان تعریف وتوصیف پھوٹی آنکھوں بھی دیکھی نہ جاسکی اور ابوجہل کی طرح جل مرے، ہمت ہو تو لگاؤں فتویٰ علامہ بوصیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر، پھر ملا علی قاری علیہ رحمت الباری اور کثیر علمائے اہلسنت پر اور ملا علی قاری نے تو پورے قصیدہ بردہ شریف کی شرح تحریر فرمائی ہے۔ خود لئیم الامت الوہابیہ تھانوی بھی اس بھاری پتھر کے نیچے دبا ہوا ہے اس نے بھی اس قصیدہ مبارکہ کی شرح اردو میں لکھی ہے اس نے مذکورہ مبارک شعر کو مقرر ومقبول کیوں رکھا، اس پر انتہائی گستاخ ہونے کا فتویٰ کیوں نہ دیا؟ کیا دیوبندی اپنے اس طاغوت اکبر کو کافر مرتد کہیں گے؟ یا دشمنی صرف اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہی ہے۔ لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

علمائے اہلسنت پر اللہ تعالیٰ اپنا فضل وکرم فرمائے اور انکی قبروں کو نور وسرور ورحمت سے بھر دے ان کا تو اقرار ہے ہی مگر دیوبندیوں کا گرُو خود تھانوی بھی اقرار کرتا ہے کہ اس قصیدۂ مبارکہ کو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود بدولت سنا اور پسند فرمایا ہے اور چادر مبارک انعام میں عطا فرمائی ہے اسی وجہ سے اس قصیدہ مبارکہ کو قصیدہ بردہ کہتے ہیں یعنی چادر والا قصیدہ، اب وہابی دیوبندی لوگ سرکار دو عالم نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو کیا کہیں گے؟ اب تو پانی سر سے اونچا ہو گیا ان کو چاہئے کہ ان کا کلمہ پڑھنا بھی چھوڑ دیں اور کسی بتخانے میں جا کر گھنٹ بجائیں اور اپنے استاد لعین کے ساتھ جہنم رسید ہوں ولاحول ولا قوۃ الا باالله العلی العظیم

سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اپنی اور صفات کریمہ کی طرح وصف نبوت میں بھی وحدہٗ لا شریک لہٗ ہیں شیطان کے چیلے اگر اس پر جلتے ہیں تو جلتے رہیں ان سے کہہ دو موتوابغیظکم اِنَّ الله علیمٌ بذات الصدور (آل عمران ۱۱۹) ہمارے اپنے علمائے اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشادات وفرامین، دیو کے بندوں کے نزدیک کیا سند وثبوت ہو سکتے ہیں ان کو تو ان کے مہادیو کے فرمان ہی سے تسلی ہوگی۔ لہٰذا ملاحظہ ہو مولوی قاسم نانوتوی جس نے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے کو جاہلوں کا خیال بتایا اور اپنے اوپر علمائے عرب وعجم سے کفر وارتداد کا فتویٰ نازل کرایا تحذیر الناس صفحہ ۴ پر لکھتا ہے،

’’آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض ہیں اوروں کی نبوت آپ کا فیض ہے پر آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں‘‘

اب وہابی دیوبندی اپنے اس مہادیو پر کریں اعتراض اور لگائیں اس پر فتویٰ کہ وہ شریعت کے بارے میں انتہائی گستاخ اور پکا کافر مرتد ہے؟ یہ ہے اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حسد ودشمنی کا نتیجہ۔

كذالك العذاب ولعذاب الآخرة اكبر لوكانو يعلمون.(القلم ۳۳)

نانوتوی علیہ مایستحقہ تحذیر الناس کی عبارت مذکورہ میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والتسلیم کی نبوت کو ذاتی بتارہا ہے یعنی حضور خود بخود بغیر خدا کے بنائے ہوئے نبی ہیں یہ کتنا ڈبل کفر وشرک ہے حالانکہ ہم اہلسنت کے نزدیک حضور پرنور کی ذات خدا کی مخلوق ہے پھر صفات کا کیا پوچھنا کہ صفات تو ذات ہی پر مرتب ہوتے ہیں۔ نانوتوی عبارت مذکورہ میں اوروں کی نبوت کو حضور کا فیض بتارہا ہے اور یہ بھی کہہ رہا ہے کہ حضور کی نبوت کسی کا فیض نہیں اب دیوبندی بتائیں کہ ان کے مہادیو کے نزدیک بھی سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی صفت نبوت میں بھی وحدہٗ لا شریک لہ ہوئے یا نہیں؟ ہوئے اور ضرور ہوئے کیوں دیوبندیو! اپنے قاسم نانوتوی کو بھی شریعت کے بارے میں انتہائی گستاخ کہو گے؟ یا تم پر یجوز لہ مالا یجوز لغیرہ کی وحی نازل ہوئی ہے؟ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

سوال ششم {٦}

ملفوظ شریف حصہ چہارم صفحہ ٦١ پر ہے ''اگر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات مان بھی لی جائے تو انکی موت بلکہ تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کے لئے صرف آنی ہے ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے''
اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ بالفرض کی قید کے ساتھ وفات عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی مان لینا خواہ وہ آنی ہی ہو اسی طرح قابل اعتراض ہے جیسا کہ حضرت تھانوی کا بالفرض کی قید کے ساتھ حفظ الایمان میں کہنا غیر نبی کے لئے علم غیب مان لینا؟

جواب سوال ششم {٦}

اس سوال کے جواب سے قبل مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ملفوظ شریف کے اس نورانی عرفانی ایمانی حقانی اذعانی ارشاد کو بتمامہ نقل کر دیا جائے تا کہ فائدۂ عام ہو پھر جواب کی طرف توجہ ہو۔ و ھوا ھٰذا
عرض۔ یہ حدیث ہے لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین ماوسعھماالاا تباعی؟
ارشاد۔ یہ قادیانی ملعونوں کا حدیث پر افترا اور زیادت ہے حدیث میں اتنا ہے لو کان موسی حیاوادرک نبوتی ما وسعہ الااتباعی ۔اگر موسیٰ زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے تو انہیں گنجائش نہ ہوتی سوا میری اطاعت کے۔ افترا بھی کیا اور کان نہ کٹا ان کا مقصود اس افترا سے وفات مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات ثابت ہو جائے گی تو ان کے نزدیک

نزول نہ ہوگا تو ایک مثل کا نزول ماننا پڑے گا حالانکہ تمام انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کی حیات حقیقی حسی دنیوی ہے۔ صحیح حدیث میں ہے ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء نبی اللہ حی یرزق بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام کے اجسام کھانا حرام فرما دیا ہے تو اللہ کے نبی زندہ ہیں روزی دئے جاتے ہیں۔ دوسری حدیث میں ہے الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلّون انبیاء سب زندہ ہیں اپنی قبروں میں سب نماز پڑھتے ہیں اگر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے وفات مان بھی لی جائے تو صرف آنی ہے، ایک آن کو موت طاری ہوتی ہے۔ یہ مسئلۂ قطعیہ یقینیہ ضروریات مذہب اہلسنت سے ہے اس کا منکر نہ ہوگا مگر بد مذہب گمراہ تو پھر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہی ہیں ان کا نزول ممتنع کیونکر ہوگیا (پھر فرمایا) چار انبیاء علیہم الصلاۃ والسلام وہ ہیں جن پر ابھی ایک آن کے لئے بھی موت طاری نہیں ہوئی، دو آسمان پر سیدنا ادریس علیہ الصلاۃ والسلام اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اور دو زمین پر سیدنا الیاس علیہ الصلاۃ والسلام اور سیدنا خضر علیہ الصلاۃ والسلام ہر سال حج میں یہ دونوں حضرات جمع ہوتے ہیں حج کرتے ہیں ختم حج پر زمزم شریف کا پانی پیتے ہیں کہ وہ پانی ان کو کفایت کرتا ہے، سال بھر کے طعام وشراب سے"

وہابیوں دیوبندیوں کی انتہائی خباثت ہے کہ عبارت مذکورہ میں اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف وفات عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو ماننا منسوب کردیا حالانکہ وہ حضرت عیسیٰ تو عیسیٰ ہیں تمام انبیاء کرام کے

لئے حقیقی حسی دنیوی حیات مان رہے ہیں، ارشاد مذکور میں حدیث شریف پر قادیانیوں کے ایک افتراء کی قلعی کھولی ہے کہ قادیانیوں نے ایک حدیث گڑھ لی ہے کہ لو کان موسی و عیسیٰ حیین ما وسعهما الااتباعی اس سے قادیانیوں کا مقصد یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا نزول نہیں ہوگا.........................

جیسے اور انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کا نزول نہیں ہوگا کیونکہ یہ سب بھی وفات پا چکے اس مقصد کے لئے قادیانیوں نے حدیث میں اپنی طرف سے اضافہ کیا تھا اعلیٰ حضرت قبلہ نے اس کا پردہ چاک کرتے ہوئے فرمایا کہ حدیث اس طرح ہے کہ لو کان موسی حیاوادرک نبوتی ماوسعه الااتباعی۔

قادیانیوں کا مقصد ایک یہ بھی تھا کہ مسلمانانِ اہلسنت حیات و ممات عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کے طول وطویل چکر میں پڑ جائیں اور اصل مبحث بھول جائیں مگر اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمائے اہلسنت کو ان کے فریب سے آگاہ کر دیا ان کے دھوکہ میں نہ آئیں اور ابحاث طویلہ سے بچتے ہوئے ارخاے عنان کے طور پر یوں بھی جواب دیا جاسکتا ہے کہ اگر عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی وفات مان بھی لیں تو اس سے قادیانیوں کا مقصد پورا نہیں ہوتا کیونکہ اہلسنت و جماعت کے نزدیک تمام انبیائے کرام علیہم الصلاۃ والسلام کی موت صرف آنی ہے ایک آن کے لئے ان پر موت طاری ہوتی ہے،

پھر اسی آن کے بعد ان کی حیات
مثل سابق وہی جسمانی ہے

تو پھر بھی عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام زندہ ہی ثابت ہوئے اس سے قادیانیوں کو کیا فائدہ؟ اور اہلسنت کو کیا نقصان؟

حیات انبیاء کا مسئلہ اہلسنت کے نزدیک قطعیہ یقینیہ ضروریات مذہب اہلسنت سے ہے اس کا منکر گمراہ و بدمذہب ہے اور وہابی دیوبندی اس کے منکر ہیں تو وہ خود ہی گمراہ و بدمذہب ہوئے یہ اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کمال تھا کہ ایک ہی وار سے قادیانیوں اور دیوبندیوں دونوں باطل فرقوں کو جہنم رسید کر دیا کہ جب سب نبی مع عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام زندہ ہیں تو عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کا دوبارہ دنیا میں نزول محال نہ ہوا الحمد للہ اور اگر اسی طرح فرضی بات پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ دیا جانا دیوبندیوں کا دین و ایمان ہے تو اسی پر کیا موقوف ہے اللہ عز و جل اور قرآن عظیم پر بھی فتویٰ لگائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا (الانبیاء ۲۲) اگر آسمان اور زمین میں بہت سے معبود ہوتے خدا کے سوا، تو دونوں فاسد ہو جاتے۔

کیا دیوبندی یہاں بھی یہی کہیں گے کہ اگر بالفرض کی قید لگا کر قرآن میں خدا نے بہت سے معبود مان لئے، اگر تین سو ساٹھ بتوں کو پوجنے والے مشرکین کہیں کہ اے مسلمانوں! بتوں کی پوجا کرنے کی وجہ سے ہم مشرک کیوں ہوں۔ تمہارے خدا نے بھی تو اگر مگر کی قید لگا کر

ہزاروں خدا مان لئے ہیں اور وہ ثبوت میں یہی آیت کریمہ پیش کریں تو بولو! بولو!! دیو کے بندو بولو!! ان مہادیو کے بندوں کو تم کیا جواب دو گے جو جواب دو گے بعینہ وہی جواب ہماری طرف سے تم اپنے اوپر اتار لو فما جو ابکم فھوجوابنا۔

دوسری آیت کریمہ میں ہے ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین (الذخرف ۸۱) اگر خدا کا بیٹا ہوتا تو سب سے پہلے ہم اس کی عبادت کرنے والوں میں ہوتے۔

کیوں دیو بندیو! یہاں بھی یہی کہو گے کہ قرآن میں خدا نے اگر اور بالفرض کی قید لگا کر خدا کا بیٹا ہونا مان لیا؟ اب دیو بندیوں کو چاہئے کہ وہ اللہ ورسول وقرآن سب پر فتویٰ لگائیں اور اگر کوئی عیسائی کہے کہ اے مسلمانوں! ہم نے عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو خدا کا بیٹا مان کر کیا جرم کیا؟ جو تم ہمیں کافر کہتے ہو؟ اگر خدا کا بیٹا مان لینا کفر ہے تو تمہارے قرآن میں بھی تو خدا نے اگر مگر کے ساتھ خدا کا بیٹا ہونا مان لیا ہے خدا کو بھی کافر کہو اور قرآن کو چھوڑو، کیوں دیو بندیو! کیا تم اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر قرآن سے منھ موڑ کر کفر و ارتداد سے رشتہ جوڑ کر کھلے ہوئے دہرئے ملحد زندیق بن جاؤ گے؟ یا اس عیسائی کو کچھ جواب دو گے تو وہی جواب بعینہ ہماری طرف سے تم اپنے اوپر نازل کر لو۔ دیو بندیوں کی کتابیں جو کفریات وخباثات کی گندگیوں سے بھری پڑی ہیں۔ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں وہ ایسی نہیں کہ اگر مگر اور بالفرض کی آڑ لیکر ان کو کفر و ارتداد سے بچایا جا سکے

دیوبندیوں نے اپنی کفری عبارتوں کی خوب خوب بیجا تاویلیں کرلیں انتہائی مکاریوں عیاریوں سے کام لے لیا کہ رافضیوں کو بھی مات کردیا اور ابلیس لعین بھی کان ٹیک گیا مگر علمائے کرام نے اس سب کو رد کردیا اور ان پر کفر وارتداد کا فتویٰ برقرار رکھا۔ اب کے نوسکھ دیوبندیوں کو اتنا مکر و فریب کرنے کے لئے منہ چاہئے انہیں پرانی گھسی پٹی خباثتوں میں سے ایک یہ ہے جو سوال میں پیش کیا گیا ہے اگر ان مکاریوں کا دنداں شکن جواب دیکھنا ہو تو علمائے اہلسنت کی تصانیف کا مطالعہ ضروری ہے۔ جیسے حسام الحرمین، الصوارم الهندیہ، ادخال السنان، وقعات السنان، الموت الاحمر، قہر واجدیان، الغضوب السنیہ، قہر خداوندی، نعرۂ حقانیت، اطیب البیان وغیرہ دنیا بھر کے علمائے کرام نے خوب دیکھ بھال کراور اچھی غور و فکر سے کام لیکر طواغیت اربعہ دیوبندیہ پر کافر و مرتد ہونے کا بالاتفاق فتویٰ صادر فرمایا ہے۔[1]

تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے سب سے پچھلے نبی ہونے کے عقیدۂ ضروریہ اسلامیہ کو جاہلوں کا خیال بتایا۔ (ملاحظہ ہو تحذیر الناس صفحہ ۳) دوم رشید احمد گنگوہی، سوم خلیل احمد انبہٹی جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے علم مبارک کو شیطان لعین کے علم سے کم بتایا۔ (ملاحظہ ہو براہین قاطعہ صفحہ ۵۱) چہارم اشرف علی تھانوی جس نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آل الصلاۃ والسلام کے علم غیب کو بچوں، پاگلوں، جانوروں چارپایوں کی طرح کہا (ملاحظہ ہو حفظ الایمان صفحہ ۸)

اور صاف صاف فرمادیا گیا کہ من شک فی کفرہ و عذابہ فقد

کفر یعنی جو شخص ان کے کفریات پر اطلاع یقینی پانے کے بعد بھی ان کے کفر وارتداد اور استحقاق عذاب میں شک کرے اور ان خبثاء کو کافر مرتد نہ جانے وہ بھی کافر مرتد ہے، رونے پیٹنے اور مرغ بسمل کی طرح تڑپنے اور اعلیٰحضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یا دوسرے علمائے اہلسنت پر افتراء و بہتان باندھنے سے ان کا کفر وارتداد اسلام نہیں بن جائے گا۔ قل موتو ابغیظکم واللہ علیمٌ بذات الصدور۔ و اللہ و رسولہ اعلم جل جلالہٗ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ و علیٰ آلہ وسلم۔

سوال ہفتم {۷}

وہابی لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت تھانوی نے جو کچھ حفظ الایمان میں تحریر فرمایا ہے وہ دوسرے اکابر کے کلام میں بھی موجود ہے۔ اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق کہا کہ انہوں نے بھی ان اکابر کو اپنا قبلہ تصور کرتے ہوئے انکی کتابوں سے شب و روز فتاوے مع عبارات نقل کئے ہیں جیسے قاضی خان شرح مواہب شرح اصبہانی، قاضی عضد الدین وغیرہ، ان مندرجہ بالا ساتوں سوالوں کے جواب صاف صاف عنایت فرمائیں تا کہ ان مردودوں کا منھ بند کیا جا سکے اور جو لوگ کہ ان باتوں سے ناواقف ہیں وہ بھی سنکر سمجھ لیں کہ ان سوالوں کا صحیح جواب یہ ہے اور وہابی جھوٹے ہیں اور اسے چھپوا کر شائع کرنے کا بھی ارادہ ہے۔ فقط قاضی فرید الدین نیازی جامع مسجد قصبہ بڑور ضلع شاجاپور براہ اجین آگر مالوہ مدیہ پردیش

جواب سوال ھفتم {۷}

لعنة الله علی الکذبین وہابی دیوبندی قطعی جھوٹ بولتے ہیں۔ اگر سچے تھے تو ان اکابر کا کلام کیوں نہ پیش کیا اور اگر ہمت ہو تو اب پیش کریں۔ واللہ ورسولہ اعلم جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم۔

فقیر ابو طاہر محمد طیب قادری رضوی غفرلہ،

دوشنبہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۸۹ھ مطابق ۹ جون ۱۹٦۹ء

اُمت مسلمہ کی خیر خواہی اور خالص اسلام وسنیت کی اشاعت کے مقدس جذبے کے تحت چلنے والا واحد نشریاتی ادارہ

مؤسّسہ مِرأۃُ الدَعوۃِ الاسلامیہ، پیلی بھیت شریف

کوئی معمولی اور محض نام کا ادارہ نہیں بلکہ کتاب وسنت اور دعوت دین کی ایک مؤثر آواز ہے جو بدعت وضلالت اور جہالت وخرافات کی تیز وتند ہواؤں میں مسلک اعلیٰ حضرت کا علم اٹھائے ہوئے پورے ملک میں پچھلے اٹھارہ سال سے اشاعت دین کی نا قابل فراموش خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس لئے ادارہ تمام احباب اہلسنت کی دعاؤں اور مادّی تعاون کا طلب گار ہے آپ کی معمولی توجہ ادارے کے بقا واستحکام کی ضمانت ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ

لہٰذا چرم قربانی و دیگر عطیات اس کو دینا جہاں دین کی عظیم خدمت ہے وہیں صدقۂ جاریہ بھی ہے۔ آپ اپنے احباب و رشتہ داروں کو ترغیب دلا کر بھی نیکیاں کما سکتے ہیں کیونکہ راہ خدا میں پیسہ دلانے والا بھی دینے والے ہی کی طرح اجر وثواب کا مستحق بنتا ہے اس لئے اس اہم کام کی طرف ضرور توجہ دیں۔ اللہ ہم اور آپ سب کا حامی وناصر ہے۔

نوٹ:- ادارے کی جانب سے حصّے والی قربانی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے اگر آپ حصے والی قربانی میں شرکت کرنا چاہیں تو ذمہ داران ادارہ سے رابطہ قائم کریں۔ پتہ:-

مؤسسہ مِرأۃُ الدَّعوَۃِ الاِسلامِیَہ

گلڑیا، سکولہ، پیلی بھیت شریف یوپی موبائل 9719703910

چند اہم خط

قابل قدر جناب قاری عبدالرشید صاحب قادری

السلام علیکم و رحمة الله وبر کاتهٔ

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہونگے۔

باعث نوشت اینکہ آپ اور آپ کے ادارہ مرأۃُ الدعوۃ الاسلامیہ کی خدمتِ بے مثال کو دیکھ کر پڑھ کر دل باغ باغ ہوا کہ فرق باطلہ بالخصوص وہابیہ کی سرکوبی کے لئے سرگرم عمل ہیں، اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ادارہ کے جملہ احباب کو امن وامان کی زندگی عطافرمائے اور مزید نصرت غیبی سے نوازے۔ آمین فقط والسلام

ضیاء المصطفےٰ مصباحی، خطیب وامام مکہ مسجد

پنشن لائن مہارانی پیٹا، وشاکھاپٹنم (اے پی)

بعد سلام عرض ہے کہ

آپ کا اخلاص نامہ پڑھا، یقیناً یہ کام دین وملت کا سچا محافظ و پاسبان ہے، اور دشمن دین وملت کی سرکوبی بھی کرتا ہے، نیز اس طرح عوام اہل اسلام حق و باطل سے واقف ہو جائیں گے۔ ہمارے لائق کوئی کام ہو تو فوراً حکم کریں انشاء اللہ تعالیٰ دین کی خدمت کے لئے ہمیں ہمیشہ حاضر پائیں گے۔ فقط والسلام

شیخ نعیم الدین عظیم الدین رضوی

ہنگولی (مہاراشٹر)

خط نمبر ۳

محترم قاری محمد عبد الرشید صاحب قبلہ قادری

السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ متوقع ہوں کہ مزاج بخیر ہونگے۔

آپ کی مرتب شدہ کتاب ''دینیات'' ہم دست ہوئی پرائمری درجات کے طلبہ کے لئے ایسا حسن انتخاب نظروں سے نہیں گزرا تھا۔آپ نے دین متین کی اہم اور ضروری چیزوں کا ایسا ''مشروب'' تیار کر دیا ہے جس کو طلبہ اگر جرعہ بہ جرعہ پیتے رہے تو دینیاتی سطح سے ہمیشہ مضبوط رہیں گے۔

جب بھی میں اپنے وطن مالوف پورنپور حاضر ہوتا ہوں میرے والد گرامی محترم صابر علی صاحب رضوی آپ کا ذکر کرتے والد صاحب قبلہ ہی کے توسط سے آپ کی قلمی کاوش کی زیارت ہوئی تھی۔اس کے علاوہ آپ کی دوسری قلمی واشاعتی کتب بھی میرے گھر کی لائبریری میں موجود ہیں لیکن ''دینیات'' نامی کتاب کو اس جہت سے بھی قابل اعتنا سمجھا گیا کہ میرے والد گرامی کے قائم کردہ ادارے کے نصاب سے قریب ہے۔اس لئے والد صاحب نے اپنے ادارے کے نصاب میں آپ کی اس کتاب کو شامل کرلیا ہے۔

آخر میں آپ کی ان خدمات کو سراہنا چاہتا ہوں کہ پچھلے کئی سالوں سے آپ اصلاح وتبلیغ کی مشعل کو اپنے ہاتھوں سے روشن کرنے کی سعی جمیل کر رہے ہیں۔ جب کہ آج اکثر مبلغین و مصلحین شہرت وناموری کے پروں سے اُڑ کر دنیا کی سیر کرنا چاہتے ہیں۔ان حالات میں اتنی خاموش مزاجی سے تبلیغی راستوں کا سفر کرتے رہنا آپکے خلوص اور جذبۂ دینی کا کھلا اشاریہ ہے اور یہ ان حضرات کے فکر ومزاج پر کسی طرح تازیانۂ عبرت سے کم نہیں جو ہر طرف سے مسلح ہونے کے باوجود ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے ہیں۔ **محمد صادق رضا مصباحی**

شعبۂ تصنیف وتالیف المجمع الاسلامی مبارک پور اعظم گڑھ

خط نمبر ۴

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

حضرت قبلہ محمد عبدالرشید صاحب قادری پیلی بھیتی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ، ابھی ابھی ایک رسالہ میرے استاذ محترم حضرت علامہ مفتی ابو طاہر محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ مفتی جاورہ کا تصنیف کردہ ''توضیح حق و ہدیٰ'' نظر نواز ہوا۔ آپ کی ترتیب و تسہیل بڑی پسند آئی، میں بھی جاورہ کا رہنے والا ہوں مگر عرصہ ہوا کہ گجرات کے ضلع داہود میں رہ رہا ہوں فقیر کی عمر ۶۵ برس ہے۔ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی ایک عرصہ تک خدمت کی ہے اور گجرات کے علاقہ میں کئی مقامات پر حضرت کا دورہ کرایا ہے اور حضرت کے ساتھ رہا ہوں، حضرت جب لندن کو تشریف لے گئے تھے تو میں حضرت کو بڑودہ تک چھوڑنے گیا تھا وہاں پہنچ کر حضرت نے اس فقیر کے نام جو تحریریں ارسال فرمائی تھیں وہ آج بھی میرے پاس محفوظ ہیں۔ حضرت والا سے گزارش ہے کہ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کی جو کتابیں آپ کے پاس ہوں فقیر کو بھیج دیں فقط والسلام۔

(بلبل گجرات الحاج قاری) عطاء الرحمٰن داہود (گجرات)

خلیفۂ سید یوسف صاحب جیلانی سجادہ نشین آستانۂ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغداد شریف

خلیفۂ سید یوسف ہاشم الرفاعی کویت، خلیفۂ سید ارشاد علی بابا کارڈینار گجرات

خلیفۂ پیر و مرشد حضرت خواجہ حافظ غلام حیدر جیلانی، گلشن آباد جاورہ ایم پی

اگر آپ کے پاس روپے ہیں تو ان سے کانفرنس کے بجائے ایک لائبریری قائم کردیں تو کانفرنس کے مقابلے میں ہزار درجہ بہتر ہوگا کیونکہ کانفرنس تو صرف ایک رات کی ہے۔ مگر لائبریری ایسی مستقل کانفرنس کا کام کریگی کہ اس کا فیض ہر وقت حاصل رہیگا اور تمام اختلافی مسائل کا جواب آپ کے پاس محفوظ ہوگا اور ہر پڑھا لکھا لائبریری کی کتب کے مطالعہ کی وجہ سے اپنے عقائد میں پختہ ہوکر دشمن کو جواب دینے کے قابل ہو جائیگا (انشاء اللہ تعالیٰ) ہمارے اندر یہ خیال اور اس خیال میں یہ پختگی سات سال تک مسلسل اس راہ میں ٹھوکریں کھانے کے بعد پیدا ہوئی۔ کاش آپکو بھی ہماری رائے سے اتفاق ہو۔

(از سنی تبلیغی جماعت باسنی کا تعارف صفحہ ۳۰)

CONTACT OFFICE:

MIR-A-TUDDAWATIL ISLAMIA

GULARIA SAKOLA, PILIBHIT-262001 (U.P.)

Mobile No. 9719703910

تصنیف واشاعت اور اسکی اہمیت

مدارس اسلامیہ کے قیام اور ان کے ساتھ تعاون کی ضرورت و اہمیت سے سبھی باخبر ہیں لیکن قومی سطح پر کسی تصنیفی و اشاعتی ادارے کا تصور اور اسکی ضرورت کا احساس کم ہی افراد کو ہوگا۔ حالانکہ یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ مدارس ہوں یا طلبہ و علماء، عوام ہوں یا خواص کتابوں کے بغیر کسی کا کارواں آگے نہیں بڑھ سکتا۔ اسی لئے کتابوں کی اشاعت اور عصری تقاضوں کے مطابق نئی کتابوں کی تیاری ایک اہم دینی علمی اور قومی ضرورت ہے۔ جس کا احساس ہر ذی شعور اور دردمند کے دل میں ہونا لازم ہے۔

لیکن اس ضرورت کی تکمیل کیسے ہو؟ یہ ایک اہم سوال ہے مدارس الگ الگ یا باہم ملکر بڑی حد تک یہ ضرورت پوری کر سکتے ہیں مگر مدارس کا نظام خود اتنے کاموں پر مشتمل ہوتا ہے کہ ایک طویل اسٹاف کے ساتھ شب و روز تگ و دو کے باوجود بہت کچھ کمی رہ جاتی ہے۔ ان حالات میں تصنیف و اشاعت کی بھی ذمہ داری صرف مدارس ہی کے سر ڈالنا مناسب نہیں بلکہ کچھ مستقل تصنیفی و اشاعتی اداروں کا وجود بھی ضروری ہے۔ جو مدارس کے عمال اور مدرسین کی طرح باضابطہ مصنفین اور تجربہ کار اشاعتی عملہ کی خدمات حاصل کر کے موجودہ تقاضوں کے مطابق مفید اور اہم کتابیں منظر عام پر لاسکیں۔

Contact Office
MIR-ATUDDAWATIL ISLAMIA
GULARIA SAKOLA, PILIBHIT (U.P.) 262001